اسلامی نظریاتی کونسل کی کارکردگی.....ایک جائزہ

حافظ محمد عبدالرحمٰن ثانی

اسلامی نظریاتی کونسل کی ذمہ داریوں، کارکردگی اور کاوشوں سے عدم واقفیت کی بناء پر کہا جاتا ہے کہ اس کونسل کا فائدہ کیا ہے؟ اور یہ کہ اس کی سفارشات تو سرد خانے میں ڈال دی جاتی ہیں اور کبھی کوئی سفارش اس کی قبول نہیں کی گئی نہ ان پر کبھی عمل درآمد ہوا...... یہ بات قطعی طور پر خلاف واقعہ ہے۔کونسل کی سفارشات قبول بھی کی گئیں عمل بھی ہوا، یہ الگ بات ہے کہ ہر حکومت کی اپنی ترجیحات رہی ہیں کسی نے اس کی سفارشات کو اولین حیثیت دی اور انہیں نافذ کیا اور کسی نے شکریہ کے ساتھ قبول کر کے انہیں الماری میں سجادیا...... زیر نظر معلومات سے اندازہ ہوگا کہ کونسل نے تدوین قانون کے حوالہ سے کس قدر محنت کی ہے اور سفارشات مرتب کر کے دی ہیں۔اسلامی نظریاتی کونسل نے گزشتہ برسوں میں جو کام کئے ان میں سے ایک وفاقی قوانین کا جائزہ بھی ہے......اب تک تمام ایسے قوانین کا جائزہ لے کر جو خلافِ اسلام ہیں کونسل اپنی سفارشات حکومت کو پیش کر چکی ہے اب پاکستان کی مسلم عوام، عوامی جماعتیں اور بالخصوص مذہبی جماعتیں اگر ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی واقعتاً حامی ہیں تو یہ ان کا فرض ہے کہ وہ کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد کے لئے اپنا زور صرف کریں، اور ان قوانین میں اسمبلیوں سے ترامیم کروائیں جن کی نشاندہی کونسل کر چکی ہے اور جن کا متبادل بھی پیش کیا جا چکا ہے۔ذیل میں ہم بعض ان قوانین کا ذکر کر رہے ہیں جو قیام پاکستان سے بھی قبل کے ہیں مگر ہمارے ہاں نافذ ہیں اور بعض ۱۴۔اگست ۱۹۷۳ تک مختلف اوقات میں بنے اور نافذ ہوئے۔اس مدت کے بعد کے قوانین پر بھی نظر ثانی ... سفارشات، پیش کی جا چکی ہیں اور عمل کی منتظر ہیں۔

قانون دورائن، ۱۹۱۰ء

اس ایکٹ کی دفعہ ۱۶ کہتی ہے کہ:۔

''۱۶۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کاروائی شروع نہیں کی جائے گی جو اس نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

(p.41) اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کر دی جائے۔(دلیل کے لیے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۸۔قانون بجلی، ۱۹۰۱ء

محولہ بالا قانون کی دفعہ ۵۶ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۵۶۔مقامی بلدیہ کے کسی افسر یا ملازم کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی نالش، مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی شروع نہیں ہوسکتی جو اس نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کر دی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۹۔قانون جنون، ۱۹۱۲ء

اس ایکٹ کی دفعہ ۹۷ کہتی ہے کہ:۔

''۹۷۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت جو اس نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کارروائی شروع نہیں کی جائے گی۔

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے

ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اورجان ومال کے تحفظ کی خاطراس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۲۰۔قانون سمیات، ۱۹۱۹ء

محولہ بالا قانون کی دفعہ ۹ (۱) کہتی ہے کہ:۔

’’۹۔(۱) قانون ہذا میں شامل کسی دفعہ یا اس کے تحت جاری کردہ کسی لائسنس یا اس کے تحت وضع کردہ قاعدہ میں شامل کوئی امر کسی ایسے فعل پر اطلاق پذیر نہیں ہوگا یا اس میں مداخلت نہیں کرے گا جو انسانوں یا حیوانات کے ڈاکٹر نے اپنے پیشہ کے طور پر نیک نیتی سے کیا ہو۔،،

(p.42) اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اورجان ومال کے تحفظ کی خاطراس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۲۱۔صوبائی قانون دوالہ، ۱۹۲۰ء

مذکورہ قانون کی دفعات ۴۸ اور ۶۵ میں کہا گیا ہے کہ:۔

’’۴۸ (۱) کسی قرض یا رقم معینہ پر جس پر سود مخصوص نہ کیا گیا ہو یا طے نہ پایا ہو اور مقروض کے دیوالیہ قرار دیئے جانے تک اس کی ادائیگی نہ ہوئی ہو اور جو قانون ہذا کی رو سے قابل ثبوت ہو، ایسی صورت میں قرض خواہ چھ فی صد سالانہ کے حساب سے سود ثابت کرسکتا ہے۔

(الف) اگر تحریری دستاویز کی رو سے قرض یا رقم کسی خاص وقت پر واجب الادا ہو، ایسی صورت میں اس وقت سے جب سے کہ مذکورہ قرضہ یا رقم عدالتی فیصلہ کی تاریخ سے واجب الادا تھا یا

(ب) اگر قرض یا رقم بصورت دیگر واجب الادا ہو، ایسی صورت میں اس وقت سے جب تحریری مطالبہ کیا گیا ہو اور مقروض کو یہ نوٹس دیا گیا ہو کہ سود مطالبہ کی تاریخ سے لیا جائے گا اور مذکورہ عدالتی فیصلہ کی تاریخ پر ادائیگی تک یہ سود لیا جاتا رہے گا۔

(۲) جہاں کہ قانون ہذا کی رو سے قرض ثابت کردیا گیا ہو تو اس قرض پر سود یا سود کے عوض کوئی مالی

معاوضہ بھی شامل ہوگا۔منافع کے اغراض کے لئے سود یا معاوضہ کا اس شرح سے جو چھ فی صد سالانہ سے زائد نہ ہوگی حساب لگایا جائے گا۔مفروض کی جائیداد سے سود لینے کے قرض خواہ کے حق کو متاثر کئے بغیر جس کا کہ وہ حقدار تھا یہ ثابت ہو جانے کے بعد کہ قرضے کی تمام رقم کی ادائیگی ہو چکی ہے۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۶۵ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۶۵۔وصول کنندہ کے خلاف منافع سے متعلق کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جا سکے گا لیکن جہاں کہ وصول کنندہ نے کسی منافع کی ادائیگی سے انکار کیا ہو،(p.43) ایسی صورت میں عدالت قرض خواہ کی جانب سے جس کا نام جدول میں درج ہو درخواست پیش کرنے پر وصول کنندہ کو یہ حکم دے سکتی ہے کہ وہ مذکورہ منافع کی ادائیگی کرے اور اپنی رقم سے بقایا جات پر سود بھی اس وقت سے ادا کرے جب سے کہ مذکورہ رقم کی ادائیگی روک دی گئی تھی مع درخواست پر اٹھنے والے اخراجات کے۔

محولہ بالا دفعات سود کے تعین سے متعلق ہیں جسے اسلام میں ممنوع قرار دیا گیا ہے جیسا کہ راہنما اصول نمبر ۱۰ میں صراحت کی گئی ہے۔لہذا اسلامی نظریاتی کونسل سفارش کرتی ہے کہ ان دفعات کو حذف کیا جائے۔

۲۲۔قانون شناخت قیدیان، ۱۹۲۰ء

(p.43) اس قانون کی دفعہ ۹ کہتی ہے کہ:۔

''۹۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی نالش،مقدمہ یا دیگر قانونی کاروائی شروع نہیں کی جائے گی جو اس نے قانون ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔،،

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان،مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کر دی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۲۳۔معدنی کانوں سے متعلق قانون، ۱۹۲۳ء

اس ایکٹ کی دفعہ ۴۹ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۹۴۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ،نالش یادیگرقانونی کارروائی،خواہ کسی بھی قسم کی ہو،شروع نہیں کی جائے گی جواس نے قانون ہذاکےتحت نیک نیتی سے کیاہویاکرنے کاارادہ رکھتاہو۔''

اسلام ریاست یاسرکاری حکام کے ایسے افعال کوتحفظ نہیں دیتاجوکسی کی جان،مال یاآبروکے لئے ماورائے جائزحدودنقصان کاسبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویزکرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اورجان ومال کے تحفظ کی خاطراس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنمااصول نمبر۱۱)

۲۴۔چھاؤنیات(سکنی مکانات)ایکٹ،۱۹۲۳ء

اس قانون کی دفعہ ۳۸ کہتی ہے کہ:۔

''۳۸۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ یادیگرقانونی کارروائی شروع نہیں کی جائے گی جواس نے قانون ہذاکےتحت یاکسی قانونی نوٹس یااس قانون کےتحت جاری شدہ حکم کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیاہویاکرنے کاارادہ رکھتاہو۔''

(p.44)اسلام ریاست یاسرکاری حکام کےایسے افعال کوتحفظ نہیں دیتاجوکسی کی جان،مال یاآبروکے لئے ماورائے جائزحدودنقصان کاسبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویزکرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اورجان ومال کے تحفظ کی خاطراس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنمااصول نمبر۱۱)

۲۵۔بحری سامان حرب ایکٹ،۱۹۲۳ء

قانون ہذاکی دفعہ۱۴میں کہاگیاہے کہ:۔

''۱۴۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ نالش یادیگرقانونی کارروائی شروع نہیں کی جائے گی جواس نے قانون ہذاکےتحت نیک نیتی سے کیاہویاکرنے کاارادہ رکھتاہو۔''اسلام ریاست یاسرکاری حکام کے ایسے افعال کوتحفظ نہیں دیتاجوکسی کی جان،مال یاآبروکے لئے ماورائے جائزحدودنقصان کاسبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویزکرتی ہے کہ لوگوں کےحقوق اورجان ومال کےتحفظ کی خاطراس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنمااصول نمبر۱۱)

۲۶۔قانون نقل وحمل اشیائے تجارت،۱۹۲۳ء

قانون ہذا کی دفعہ ۲۹۵ میں کہا گیا ہے کہ:

''۲۹۵۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی شروع نہیں کی جائے گی جو اس نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔،،

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان ،مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے ۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر۱۱)

اسی طرح اس کی دفعہ ۲۷۲ کہتی ہے کہ:۔

''۲۷۲۔چھاونی کے کسی حاکم یا کمانڈنگ آفیسر یا چھاؤنی کی ہیئت مقتدرہ کے کسی رکن افسر یا ملازم کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ یا نالش شروع نہیں کی جائے گی جو اس نے قانون ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قاعدہ یا ضمنی قاعدہ کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔،،

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان،مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔(p.45)اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر۱۱)

۲۷۔قانون جانشینی،۱۹۲۵ء

مذکورہ بالا قانون کی دفعہ ۳۵۱۔۳۵۵ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۳۵۱ جہاں کہ وصیت عام کی رو سے ادائیگی کے سلسلے میں کوئی وقت مقرر نہ کیا گیا ہو،ایسی صورت میں موصی کی وفات کی تاریخ سے ایک سال کے بعد سود عائد ہونا شروع ہوگا۔،،

استثنیٰ:۔(۱)جہاں کہ ترکہ سے قرض کی ادائیگی کرنے کی وصیت کی گئی ہو،ایسی صورت میں سود موصی کی وفات کی تاریخ سے عائد ہوگا۔

(۲)جہاں موصی والد یا والدہ ہو یا موصی لہ کا دور کا مورث ہو یا موصی لہ کے والد یا والدہ کی جگہ

سرپرست کی حیثیت سے ہو،ایسی صورت میں ترکہ پر موصی کی وفات کی تاریخ سے سود عائد کیا جائے گا۔
(۴) جہاں کوئی رقم نابالغ کو وصیت کی گئی ہو اور یہ ہدایت کی گئی ہو کہ اس رقم سے نابالغ کے نان ونفقہ کی ادائیگی کی جائے گی ،ایسی صورت میں سود موصی کی وفات کی تاریخ سے واجب الادا ہوگا۔،،

''۳۵۲ جہاں کہ وصیت عام کی رو سے کوئی وقت مقرر کیا گیا ہو،ایسی صورت میں سود مقررہ وقت سے عائد ہوگا اور اس وقت تک کا سود موصی کی جائیداد کے بقایا جات کا حصہ بن جائے گا۔

استثنیٰ:۔ جہاں موصی والد یا والدہ ہو یا موصی لہ کے دور کا مورث ہو یا موصی لہ کے والد یا والدہ کی جگہ سرپرست کی حیثیت سے ہو اور موصی لہ نابالغ ہو،ایسی صورت میں ترکہ پر موصی کی وفات کی تاریخ سے سود عائد ہوگا الا یہ کہ نان ونفقہ کے لئے مخصوص رقم کی وصیت کی گئی ہو یا یہ کہ وصیت میں اس کے برخلاف کوئی ہدایت موجود ہو۔،،

''۳۵۳ سود کی شرح تمام صورتوں میں ۴ فی صد سالانہ ہوگی ماسوائے جب موصی ہندو، مسلم، بدھ، سکھ یا جین کا پیرو یا مستثنیٰ شخص ہو،ایسی صورت میں سود کی یہ شرح چھ فی صد سالانہ ہوگی۔،،

''۳۵۴ (p.46) موصی کی وفات کی تاریخ سے ایک سال تک سالیانہ (annuity) کے بقایا جات پر کوئی سود نہیں لیا جائے گا خواہ بذریعہ وصیت مذکورہ سال کے اختتام سے قبل سالیانہ کی پہلی ادائیگی کے لئے کوئی وقت مقرر کیا جا چکا ہو۔،،

''۳۵۵ جہاں یہ ہدایت کی گئی ہو کہ رقم کو سالیانہ میں اضافہ کی غرض سے استعمال کیا جائے گا،ایسی صورت میں موصی کی وفات کی تاریخ سے رقم پر سود واجب الادا ہوگا۔،،

محولہ بالا دفعات موصی کے ترکہ پر سود کے تعین سے متعلق ہیں۔اسلام نے سود کو اس کی تمام شکلوں میں ممنوع قرار دیا ہے جیسا کہ کونسل کے راہنما اصول نمبر۱۰ میں صراحت کی گئی ہے۔لہٰذا اسلامی نظریاتی کونسل سفارش کرتی ہے کہ دفعہ ہذا کو حذف کیا جائے تا کہ تمام قسم کے سودی کاروبار کرنے کی ممانعت ہو۔

اسلام کے قانون جانشینی کو برتری دلانے کے لئے کونسل نے درج ذیل ذیلی دفعہ تجویز کی ہے:۔

''۳۹۱ (۵) قانون ہذا میں شامل کسی امر کسی ایسے فعل یا کوتاہی کو جائز نہیں قرار دے گا جو شریعت کے منافی ہو اور ایسے فعل یا کوتاہی کو نا جائز نہیں قرار دے گا جو شرعی لحاظ سے لازمی ہو۔،،

مذکورہ قانون کی دفعہ۹ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۹۔کوئی عدالت قانون ہذا کے تحت مستوجب سزا جرم کی سماعت نہیں کرے گی ماسوائے سرکاری ملازم جسے صوبائی حکومت نے اسی سلسلے میں اختیار دیا ہو کی جانب سے جرم کی تشکیل سے متعلق حقائق پرمبنی تحریری رپورٹ موصول ہونے پر۔

مذکورہ دفعہ کے تحت قانون ہذا کے زمرے میں آنے والے جرم کی سماعت صوبائی حکومت کے مجاز افسر کی جانب سے تحریری رپورٹ کرنے پر ہی کی جاسکتی ہے اسلامی نظریاتی کونسل کی رائے ہے کہ قرآن وسنت کے احکام کی رو سے متاثرہ شخص پر اس قسم کی پابندی عائد کرنا انصاف سے محروم رکھنے کے مترادف ہے لہذا کونسل تجویز کرتی ہے کہ اس دفعہ میں اس طرح ترمیم کردی جائے کہ متاثرہ شخص کومجاز افسر سے پیشگی اجازلیے بغیر مقدمہ دائر کرنے کا حق حاصل ہو،

دفعات ۷اور۹ میں غور کرنے کی ضرورت ہے۔دفعہ ۷ میں یہ کہا گیاہے کہ جاری کردہ حکم پر کسی عدالت میں اعتراض نہیں کیا جاسکے گا اسلامی نظریاتی کونسل کی یہ رائے ہے کہ متاثرہ شخص کا یہ فطری حق ہے کہ وہ دادرسی کے لئے مجاز عدالت سے رجوع کرے۔اسلام نے ہرایک شخص کواپیل کرنے کا حق دیاہے۔لہذادفعہ ۷ کی ذیلی دفعہ(۱) کوحذف کیاجائے (دلیل کے لئے دیکھئے اصول نمبر۳)

۲۸۔کپاس بیلنے اورگانٹھیں باندھنے کے کارخانوں کی بابت قانون، ۱۹۲۵ء

اس قانون کی دفعہ ۱۵اس طرح ہے:۔

''۱۵۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی نالش یادیگر قانونی کارروائی شروع نہیں کی جائے گی جواس نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیاہو یا کرنے کاارادہ رکھتا ہو۔،،

(p.47)اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کوتحفظ نہیں دیتا جوکسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اورجان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنمااصول نمبر۱۱)

۲۹۔پراویڈنٹ فنڈ ایکٹ، ۱۹۲۵ء

اس قانون کی دفعہ ۷کہتی ہے کہ:۔

''۷۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ یادیگر قانونی کارروائی شروع نہیں کی جائے گی

جواس نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔،،

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کر دی جائے ۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۳۰۔صنعت کپاس (اعداد و شمار) ایکٹ، ۱۹۲۶ء

قانون ہذا کی دفعہ ۹ میں کہا گیا ہے کہ:۔

’’۹۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی شروع نہیں کی جائے گی جواس نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔،،

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کر دی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۳۱۔قانون جنگلات، ۱۹۲۷ء

اس کی دفعہ ۷ میں کہا گیا ہے کہ:۔

’’۷۔کسی سرکاری ملازم کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ دائر نہیں ہو سکے گا جواس نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو۔،،

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کر دی جائے ۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۳۲۔قانون گودی مزدوران، ۱۹۳۴ء

اس ایکٹ کی دفعہ ۱۲ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۱۲۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی شروع نہیں کی جائے گی جو اس نے نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

(p.48) اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۳۳۔قانون کارخانہ جات، ۱۹۳۴ء

اس کی دفعہ ۴۷(۱) میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۴۷۔(۱) قانون ہذا کے تحت کوئی مقدمہ ماسوائے مقدمہ زیر دفعہ ۶۶ دائر نہیں کیا جائے گا جب تک انسپکٹر سے پیشگی تحریری منظوری نہ حاصل کرلی جائے۔''

اس دفعہ کے مطابق قانون ہذا کے تحت آنے والے کسی جرم کی بابت نالش صرف اس صورت میں دائر کی جاسکتی ہے جب انسپکٹر سے پیشگی اجازت حاصل کرلی جائے۔کونسل کی یہ سوچی سمجھی رائے ہے کہ قرآن وسنت کی تعلیمات کے مطابق کسی متاثرہ شخص پر ایسی پابندی لگانا انصاف سے انکار کے مترادف ہے۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ اس دفعہ میں اس طرح ترمیم کردی جائے کہ متاثرہ شخص کو مقدمہ دائر کرنے کے لئے کسی سے پیشگی اجازت نہ لینی پڑے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۳)

اسی طرح اس کی دفعہ ۸۱ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۸۱۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ یا دیگر قانون کارروائی شروع نہیں کی جائے گی جو اس نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۳۴۔قانون بیمہ،۱۹۳۸ء

مذکورہ قانون کی دفعہ ۴۷(ب) میں کہا گیا ہے کہ:۔

(ا)''۴۷(ب) جہاں بیمہ کار کی جانب سے بیمہ پالیسی پر رقم کی ادائیگی واجب الادا ہو اور بیمہ دار نے ادائیگی کا دعوی کرنے کے سلسلے (p.49) میں تمام تقاضوں کی تکمیل کردی ہو اور تمام مطلوبہ کاغذات پیش کردیئے ہوں،ایسی صورت میں اگر بیمہ کار اس تاریخ سے جس تاریخ سے کہ رقم واجب الادا ہو یا دعوے دار کی جانب سے تمام تقاضوں کی تکمیل ہونے پر، جو بھی بعد میں ہو،۹۰ دن کے اندر ادائیگی کرنے میں ناکام رہتا ہے مذکورہ واجب الادا رقم پر سود کی ادائیگی کرے گا جیسا کہ ذیلی دفعہ (۲) میں صراحت ہے۔

(۲) ذیلی دفعہ (ا) کے تحت سود اس عرصہ تک کا واجب الادا ہوگا جس عرصہ تک رقم کی ادائیگی روکی رہی ہو اور مذکورہ رقم پر سود موجودہ بینک کی شرح سے ۵ فی صد زائد شرح سے ماہانہ بنیاد پر وصول کیا جائے گا۔

محولہ بالا دفعہ بیمہ قسط/بقایاجات پر سود کی ادائیگی سے متعلق ہے جسے اسلام میں ممنوع قرار دیا گیا ہے جیسا کہ راہنما اصول نمبر ۱۰ میں صراحت کی گئی ہے۔لہذا اسلامی نظریاتی کونسل سفارش کرتی ہے کہ دفعہ ہذا کو حذف کیا جائے۔

۳۵۔قانون اندراج غیر ملکیاں،۱۹۳۹ء

مذکورہ قانون کی دفعہ ۷ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۷۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ،نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جاسکے گی جو اس نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔،،

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان مال یا عزت وآبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق،جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

مذکورہ قانون کی دفعہ ۵۲۔ہ (۱) مہتمم کے خلاف کوئی مقدمہ،نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی جو اس نے ۵۲۔الف،۵۲۔ب،۵۲۔ج اور ۵۲۔د کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔،،

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان و مال اور عزت و آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے (p.50) حقوق، جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

مذکورہ قانون کی دفعہ ۲ میں کہا گیا ہے کہ:۔

’’(۲) وفاقی حکومت یا کنٹرولر کے خلاف کسی ایسے فعل کے نتیجے میں پہنچنے والے نقصان یا ایسے نقصان جس کا امکان ہو، کی بابت کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جاسکے گی جو کہ ۵۲ (الف)، ۵۲ (ب) یا ۵۲ (د) کے تحت نیک نیتی سے کیا گیا ہو۔،،

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان و مال یا عزت و آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق، جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۳۶۔موٹر وہیکلز ایکٹ، ۱۹۳۹ء

ایکٹ ہذا میں موٹر وہیکلز سے متعلق دفعات ہیں۔اصل میں اس کا مقصد موٹر وہیکلز کی تمام دفعات کو یکجا کرنا ہے تاہم ایکٹ ہذا کا اطلاق صوبہ مغربی پاکستان میں منسوخ کردیا گیا ہے ماسوائے باب ۷ اور ۸ کے، جس کا مطلب ہے کہ ایکٹ ہذا کی دفعہ ۹۲ تا دفعہ ۳ بدستور نافذ ہیں۔

علاوہ ازیں موٹر وہیکلز آرڈیننس ۱۹۶۵ء کے جدول چودہ کے مطابق موٹر وہیکلز ایکٹ، ۱۹۳۹ء کی دفعہ ۱۲۵ کو بھی برقرار رکھا گیا ہے۔دفعہ ۱۲۵

دفعہ۔۹۲ تا ۳، بشمول دونوں دفعات، تیسرے فریق کو لاحق خطرات کے تحفظ کے لئے موٹر وہیکلز کے بیمہ سے متعلق ہیں۔ان دفعات میں کوئی ایسی بات موجود نہیں جس میں کسی ترامیم کی ضرورت ہو۔اس لئے کہ حکومت مصر اور سعودی عرب یہاں تک کہ سابقہ کونسل کی رائے بھی یہی تھی کہ تیسرے فریق کو درپیش خطرات کا بیمہ اسلامی اصولوں کے خلاف نہیں ہے۔

لیکن جہاں تک جامع بیمہ کاری کا تعلق ہے اسلامی نظریاتی کونسل اسے اسلامی احکام کے خلاف برقرار دے چکی ہے لہذا اس قانون میں اس طرح ترمیم کی جانی چاہئے جس سے جامع بیمہ کاری ممنوع قرار پائے۔(جاری ہے)

☆ادفع بالنبی ھی احسن و نزفق بالناس و اطفی "العداوات و سالم اعداء ک و کثر اصدقاءک.☆